رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اِکدن دیکھنا | عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستار ہمیں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا ۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا ۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو ۔

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپیہ

چندہ بیرونجات سے ۔ ۷ روپیہ

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے ۔ اور وہی مسیح موعود ہے ۔ (حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

قیمت اشتہار فی سطر ۔ ۔ ۔

جلد ۳ | مورخہ ۳۱ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ع | یکشنبہ | مطابق ۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اب نسبتاً اچھی ہے ۔ محترم ممبران خاندان نبوت میں سے بعض کے متعلق موسمی بخار وغیرہ کی شکایت سنی جاتی ہے ۔ عزیز عبدالحی صاحب چند روز سے علیل ہیں

۲۸ ۔ اکتوبر کی رات کو ۱۱ بجے تک ۲۹ ۔ اکتوبر کی صبح کو دفتر تشحیذ الاذہان میں حکیم مرہم عیسیٰ صاحب لاہوری کے ساتھ مکرمی میر محمد اسحق صاحب اور دیگر احباب نبوت اور دیگر مسائل کے متعلق گفتگو کرتے رہے اور بہت سے اصحاب وہاں جمع تھے سوال و جواب کا سلسلہ ۸ بجے سے ۱۱ بجے دن تک جاری رہا ۔ حکیم صاحب قادیان میں پانچ روز تک قیام رکھیں گے اور عزیز عبدالحی خلف الرشید خلیفہ اول رضی کی عیادت کیلئے لاہور سے مع اہل و عیال آئے ہیں ۔

۲۹ ۔ اکتوبر کی شام کو مسجد مبارک میں حکیم مولوی قطب الدین صاحب

اخبار احمدیہ

لودھیانہ سے منشی سلطان احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میں ریل میں سفر کر رہا تھا دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ یہاں کسی کو تبلیغ ہی کی جائے تو اتفاق سے دو سادھو مل گئے ۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو ۔ میں نے کہا کہ قادیان سے پھر بولے کہ مرزا صاحب کو جانتے ہو میں نے کہا کہ میں تو ان کا مرید ہوں ۔ اسکے بعد میں نے حضرت مسیح موعود کی بہت سی پیشگوئیاں موجودہ واقعات کے متعلق سنائیں تو ایک نے سنکر یہ کہا کہ فی الواقعہ مرزا صاحب کی بعض پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں اور بہت سے نشان ظاہر ہوئے ہیں جنہوں نے جہان میں تہلکہ مچا دیا ہے پھر وہ کہنے لگا کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو کرشن ۔ مسیح اور مہدی کہتے ہیں ۔ اور ساتھ ہی یہ ذکر کیا

کہ راجپوتانہ میں مجھ سے ایک مولوی ملا تھا میں نے اُسے کہا ۔ کہ مرزا صاحب صادق ہیں ۔ افسوس وقت کم تھا زیادہ گفتگو نہ ہو سکی ۔

گوجرات سے ماسٹر ہدایت اللہ صاحب ہشتنر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شادی کی تقریب پر مکرم حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو تار دیکر بغرض تبلیغ بلوایا گیا ۔ آپ نے آیات مسنونہ پڑھ کر تقویٰ و طہارت اور زن و شوہر کے تعلقات بالتفصیل قرآن کریم احادیث نبوی اور تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بتلائے ۔ اور بدعات اور رسومات کی بڑے زور سے تردید فرمائی ۔ اور بتایا کہ یہ بدیاں احکام الٰہی کو چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں ۔ اور اس وقت دنیا کا ایمان خدا تعالیٰ سے اُٹھ گیا ہے اسی لئے اس وقت خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح اور زندہ اسلام کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا ہے

سنویل ضلع لودھیانہ سے میاں حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ اس رمضان میں ایک شخص فوت ہوا جس کا جنازہ ایک قاضی صاحب نے بجائے چار تکبیروں کے چار رکعت پڑھا۔ اختتام نماز کے بعد مقتدیوں نے پوچھا کہ قاضی صاحب یہ جنازہ تو آپ نے عجیب ہی رنگ کا پڑھا ہے اس قسم کا جنازہ تو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تو قاضی صاحب فرمانے لگے کہ رمضان میں مرنے والوں کے لئے کتاب احوال المؤمنین میں یونہی لکھا ہوا ہے۔ اگر تمہارا جنازہ ٹھیک نہیں پڑھا گیا تو اپنا روپیہ واپس لے لو۔ افسوس! علمائے دین کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ اور پھر بھی مامور من اللہ کو نہیں مانتے ٭

بیگوسرائے ضلع مونگھیر سے حکیم عبدالحی صاحب لکھتے ہیں کہ میں بعض ابتلاؤں میں ہوں۔ احباب دُعا کریں ٭

سکرنڈ (سندھ) سے برادر محمدؐ بریل صاحب لکھتے ہیں کہ بعض لوگ میری طرف خطوط لکھتے ہیں کہ تم بے فائدہ روپیہ خرچ کرتے ہو۔ یہاں تمہاری جماعت نہیں بنیگی۔ میں نے کہا کہ جماعت بنانا تو خدا تعالےٰ کا کام ہے خدا چاہے تو ضرور بن جائیگی۔ پھر چند آدمی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ سندھ میں احمدی جماعت کے دو تین ہی آدمی ہیں۔ کیا نبیوں کے اتنے ہی تبع ہوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نبیوں کی صداقت کا یہ کونسا معیار ہے۔ پہلے وقتوں میں تو ایسے ایسے نبی بھی ہوئے ہیں جنکے دو دو یا تین تین ہی پیرو تھے تو کیا وہ نبی نہ سمجھے جائینگے۔ حضرت مرزا صاحب کے تو خدا کے فضل سے لاکھوں مرید ہیں ٭

ترگڑی ضلع گوجرانوالہ سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح لکھتے ہیں کہ میں نے تین رسالے لکھے ہیں ایک میں حقّہ کی تردید اور دوسرے میں کفارہ کی تردید اور تیسرے میں نبی کریمؐ اور حضرت مسیح کا مقابلہ کرکے دکھایا ہے۔ اور حضرۃ اقدس (ایدہ اللہ) کو سنانے کے لئے لکھا تو حضور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے بعد انشاء اللہ اگر وقت ملا تو کچھ اشعار آپکی کتاب کے سُنینگے ٭

لالہ موسیٰ سے حکیم محمدؐ قاسم صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی مہرالدین صاحب کا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ٭

سیجووالی ضلع ہوشیار سے میاں عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ میری والدہ اور اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب ان کے واسطے دعا کریں۔ نیز بعض طلباء مدرسہ احمدیہ بھی بیمار ہیں انکے لئے بھی دعا کی جائے ٭

بھنگالہ سے شیخ محمد بخش صاحب لکھتے ہیں کہ جب میں کسی سفر پر جاتا ہوں تو خدا کے فضل سے تبلیغ کے سلسلہ کو جاری رکھتا ہوں۔ چنانچہ انہ دنوں موضع گنگھستان میں جانے کا اتفاق ہوا تو ایک مسجد میں بہت سے لوگوں کو دیکھ کر حضرت مسیح ناصری کی وفات اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے علامات اور حضرت احمدؑ قادیانی کی نبوت کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ جب نورپور میں پہنچا تو بازار میں ایک پادری صاحب خداوند یسوع مسیح کی خدائی کے ماننے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ میں نے پادری صاحب کو ایک رقعہ لکھا کہ میں دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔ پادری صاحب نے کہا کہ میں تحریری جواب دونگا۔ آخر لوگوں کے کہنے پر زبانی ہی گفتگو قرار پائی۔ پہلا سوال "الوہیت مسیح" کے متعلق تھا۔ اور دوسرا کفارہ کے متعلق جب دونوں باتوں کا ثبوت طلب کیا گیا تو پادری صاحب وہاں سے تشریف لیگئے۔ غیر احمدیوں پر اسبات کا بہت اچھا اثر ہوا۔ موقع پاکر میں نے سب غیر احمدیوں کو حضرۃ احمدؑ قادیانی کا پیغام سُنایا ٭

خبریں

سروین اعلان میں تسلیم کیا گیا ہے کہ شہر اسکب فتح ہو گیا ہے۔ کرو ولاک میں فرانسیسیوں اور سرویوں کو انہ دنوں جو فتح حاصل ہوئی۔ اسکی تفصیل ایتھنز کے ایک تار میں اسطرح بیان کی گئی ہے کہ بلغاری کثیر تعداد افواج سے حملہ کر رہے تھے کہ فرانسیسی افواج نے دلیرانہ حملہ کرکے ان کے دائیں پہلو کو گھیر لیا۔ اور سرویوں نے تمام محاذ پر ایک زبردست جوابی حملہ کیا۔ آخر بلغاری فوج سٹرمنٹزا کی طرف پسپا ہو گئی۔ اور فرانسیسی افواج اور سروین رسالے نے انکا تعاقب کیا ٭

لنڈن۔ ۲۶-اکتوبر۔ ایک فرانسیسی بے تار برقی خبر اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ ۱۴ر اکتوبر کو سٹرمنٹزا کے نزدیک رابردو میں بلغاریوں کو فرانسیسی فوج نے شکست دی بلغاریوں نے دوسرے دن ایک مزید وسیع فرنٹ پر حملہ کیا۔ اور ایک بھاری پیمانے پر پسپا کئے گئے۔ ۲۳ر اکتوبر کو انہوں نے کوئی حملہ نہیں کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی ۷۵ سنٹی میٹر کی توپوں نے اس کامیابی میں بہت حصہ لیا۔

رپوٹر کا بیان ہے کہ موجودہ حالت پر سروین حلقوں میں اظہار اطمینان کیا جاتا ہے۔ کیونکہ فرانسیسی افواج غنیم کو زبردست چوٹیں پہنچا رہی ہیں۔ نازک موقعہ صرف شمال میں ہے۔ جہاں بلغاری سپاہ پڑا ہیں جرمنوں سے ملنے کی منتظر ہے جو اس وقت صرف ۲۵ میل کے فاصلہ پر اُرسووا میں ہے۔ اس کونے میں سروین فوج دونو طرفوں سے نہایت سختی سے دبائی جا رہی ہے لیکن جرمن جارحانہ روش ایک نہایت اہم موقعہ پر روک دیگئی ہے اور اگر جنوب میں اتحادیوں کی مدد وقت پر پہنچ گئی اور سٹرولیو کو سکدوش کر دیا گیا تو سرویوں کو یقین ہے کہ وہ حملہ آوروں کو باہر نکال دینگے ٭

ریویو

سکولوں اور کالجوں کے طالب علم اور انکی حفاظت صحت پر ہولناک اثر مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے اوّل مدرس ریاضی ہائی سکول قادیان۔ یہ ایک مفید رسالہ ہے جسمیں ایام طفولیت اور زمانہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے بعض ضروری اخلاقی امُور کی توضیح کرکے بہت سی کارآمد ہدایات دیگئی ہیں۔ جنپر کاربند ہو کر ملک و قوم کی نئی پود اور آیندہ نسلیں خدا چاہے تو گوناگوں آفات سے محفوظ رہ سکتی ہیں زبان و بیان کسی قدر محتاج نظر ثانی۔ مطالب عموماً سارے از بس اہم اور توجہ طلب۔ لکھائی چھپائی کاغذ بہت عمدہ حجم قریباً ساٹھ صفحے۔ قیمت ۲ر۔ مصنف موصوف سے منگائیں ٭

نور ٹریکٹ سیریز از ماسٹر شیخ محمدؐ یوسف صاحب سابق سورن سنگھ و دوان ایڈیٹر اخبار نور۔ نمبر ۷۔ آریہ دھرم میں مکتی ناممکن۔ نمبر ۸۔ گرنتھ اور جنم ساکھی میں حضرت مسیح موعود کا ذکر دونو بہت مفید دلچسپ اور عام فہم ہیں اس قابل کہ غیر مسلموں میں کثرت سے مفت تقسیم کئے جاویں فی ٹریکٹ ۸-۸ صفحے۔ قیمت عہ سینکڑہ

گورو کی بانی جسمیں گورو نانک صاحب کے مسلمان ہونیکا ثبوت خود سکھ مذہب کی مستند کتابوں سے بوضاحت دیا گیا ہے اسمیں گورو صاحب کا حج کا فوٹو بھی ہے جس سے اُنکے اسلام پر اور بھی زبردست روشنی پڑتی ہے ہر ایک طالب حق اسے دلچسپی سے دیکھیگا۔ کاش! ہمارے سکھ بھائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ - اکتوبر ۱۹۱۵ء

انگریزی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے وسائل کیا ہوں؟

حضرت اقدس خلیفۃ برحق (ایدہ اللہ) کا جو خطبہ پچھلے پرچہ میں شائع کیا گیا اسمیں ترجمہ مندرجہ عنوان سے متعلق تدابیر اشاعت کی ایک مجمل سکیم حضرت صاحب خود بیان فرما چکے ہیں۔ امید ہے کہ احباب نے اسے بغور پڑھا ہوگا۔ اور جنہیں اب تک پڑھنے کا موقع نہیں ملا وہ بہت جلد خود بھی پڑھ لینگے اور دوسروں کو بھی سنا دینگے چونکہ بعض طبائع ایسی سہولت پسند ہوتی ہیں کہ جب تک عملی کارروائی کے فروعی پہلو بھی اچھی کھولکر ان کے سامنے نہ رکھے جائیں وہ ضروری سے ضروری تحریکوں کیطرف بھی خاطر خواہ توجہ نہیں کر سکتے۔ اسواسطے مناسب ہوگا کہ ترجمۃ القرآن کے وسائل اشاعت کی کیقدر مزید توضیح کردی جائے +

احمدی دوستوں کو بار بار یہ جتلائے جانے کا محتاج نہ ہونا چاہیئے کہ یہ جماعت کے لئے بڑی مستعدی و سرگرمی اور باقاعدگی سے کام کرنے کا وقت ہے۔ ہر شخص کی ایمانی و اعتقادی حالت اور اخلاص دلی کو تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن جب ایک مہم عظیم درپیش ہو اسوقت جنگی جوانوں کی بھی سی زبانی وفاداری و خیر اندیشی کچھ کام نہیں آتی جب تک کہ وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر سینہ سپر ہوکر سرفروشی اور داد مردانگی دینے کے لئے میدان میں جانے کو کمربستہ نہوں۔ اور غنیم سے سچ مچ برسر پیکار ہوکر واقعی لائلٹی اور بہادری کا ثبوت نہ دیں۔ غیر مسلم دنیا میں اسلام کی خوبیوں اور سچائیوں کی جانب سے جو غلط فہمیاں اور بدگمانیاں اسوقت پھیلی ہوئی ہیں اور قرآن مجید کے بتلائے ہوئے سراپا معقولیت و پُر از حکمت اصول و احکام مذھبی سے اغیار تو بجائے خود رہے خود نام نہاد اہل اسلام کو بھی جس درجہ بے خبری و غفلت فی زماننا دیکھی جاتی ہے اس کا دور کرنا اور حقیقی اسلام کے نورانی چہرہ سے پردۂ جہالت کو اٹھانا بلاشبہ ایک عظیم الشان مہم ہے جس کا سر کرنا محض فضل ربی سے ہماری جماعت کے سپرد ہوا ہے۔ اور مہم کی نوعیت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اسکے متعلق جزوی خدمات کو بھی لاپروائی سے ٹال دینا کسی غیور مسلمان اور سچے احمدی کا کام نہیں ہو سکتا۔ کچھ شک نہیں کہ اس راہ میں بڑی بڑی کٹھن منزلیں طے کرنی ہونگی بہت سی کوششیں اور مالی قربانیاں کرنی پڑینگی تب کہیں ایک معقول مدت میں جاکے شاید مقصود حاصل ہونیکی توقع کی جاسکتی ہے لیکن کام کرنیوالوں کے لئے اس اصول کی اہمیت تمام عقلائے عالم کے نزدیک مسلم ہے کہ جو شخص سرے سے قدم ہی نہیں اٹھاتا وہ کسی طویل مسافت کے قطع کرنے پر کیسے قادر ہوگا۔ جسے لمحات حیات کی ہی قدر نہیں وہ زندگی کے سال و ماہ کیونکر ہوشمندی و مآل اندیشی سے گزار سکے گا اور وہ جو ایک پیسہ کو حقیر و بے حقیقت سمجھتا ہو روپیوں کی حفاظت اور صحیح استعمال پر کسطرح قادر ہوگا۔ کلیات مجموعہ جزئیات ہوتے ہیں۔ پس کاموں کی اہمیت یا ان کا دیر طلب ہونا تو اور بھی زیادہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم انہیں پوری پوری احتیاط سرگرمی اور جزرسی اختیار کریں نہ کہ انکی طرف سے الٹے بے پروا ہو جائیں یا ایک پہاڑ سمجھ کر ہمت ہار کے بیٹھ رہیں۔ تجربہ اسبات پر گواہ ہے کہ جہات امور کو جیسا کہ سہل و معمولی خیال کر کے کماحقہ سعی و توجہ نہ کرنا موجب ناکامی ہوجاتا ہے ویسے ہی انکی اہمیت سے مرعوب ہوکر امر محال فرض کر لینا بھی حصول مدعا کیطرف عملی قدم اٹھانے کی جرأت نہیں پڑنے دیتا اور نتیجہ اس کا بھی وہی ناکامی ہوتا ہے +

پس جس کام پر بہت سے خدام سلسلہ کے قیمتی اوقات اور دماغی قابلیتیں ایک معقول عرصہ تک خرچ ہوتی رہیں۔ اور جسکی خاطر خود حضرت فضل عمر (ایدہ اللہ) باوجود خرابیٔ صحت کے لگاتار ان تھک عرق ریزی و دماغ سوزی کی محنت شاقہ گوارا فرمائیں۔ پھر جس پر مالی مصارف کا سرسری تخمینہ ڈھائی تین لاکھ روپے کے قریب ہو۔ اگر اسکی اصلی غرض و غایت محض جماعت کی سستی ولاپروائی سے حاصل نہو سکے۔ تو احمدی قوم کے لئے کس قدر شرم کا مقام ہوگا۔ اس ترجمہ کی اصل غرض جیسا کہ حضرت اقدس (ایدہ اللہ) بھی زور دیکر ظاہر فرما چکے ہیں یہی ہے کہ جس طرح ہوسکے غیر احمدیوں تک پہنچایا جائے اور اس طریق سے پہنچایا جائے کہ وہ اسکو پڑھکر فائدہ بھی ضرور ہی اٹھائیں

ہماری رائے میں اسکے متعلق احباب بیرونجات کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اپنی اپنی جگہ پر باقاعدہ جلسے کر کے اس امر کا فیصلہ کریں کہ پہلا پارہ وہ اپنے شہر و مضافات کے لئے کسقدر تعداد میں منگائیں گے اس تعداد کو دفتر ترقی اسلام میں رجسٹر کرانے کے ساتھ ہی قیمت مجموعی کا کچھ حصہ بھی بطور قسط اول یا بیعانہ کے روانہ کردیں اور باقی رقم بنظر سہولت چند اقساط میں جلد سے جلد پوری کر دینے میں ساعی رہیں۔ دوسرا عملی سٹیپ یہ ہو سکتا ہے کہ اپنے اپنے شہر و علاقہ کو حلقوں میں تقسیم کر کے ہر احمدی دوست جو اس کام کو کر سکتا ہو۔ اپنے حلقہ اثر میں اس ترجمۃ القرآن کے اعلان و اشاعت اور فروخت کا بعض تعداد ذمہ لے۔ تیسری عملی تدبیر یہ ہے کہ تمام بڑے بڑے شہروں کی احمدی جماعتیں مقامی پبلک لائبریریوں میں کم از کم ایک اک دو دو نسخے پارۂ اول کے اور کچھ اشتہار اپنی طرف سے پہنچادیں۔ چوتھی ترکیب یہ مناسب ہوگی کہ غیر مذاہب کے جو انگریزی خواں فی الواقع کم استطاعت ہوں مگر متلاشیٔ حق اور علم دوست ایسے بعض ایک اک کاپی مقامی احباب اپنے خرچ سے بلا قیمت یا برائے نام قیمت پر ہدیتہً دیں اور وقتاً فوقتاً ان سے ملکر معلوم کرتے رہیں کہ آپ نے اس کو کتنا دیکھا اور کہاں تک معقول و قابل قبول پایا؟ پانچویں صورت یہ ہوسکتی ہے کہ خاص جلسے منعقد کر کے انمیں غیر مذاہب کے روشن خیال انگریزی دان مدعو کئے جائیں اور اس ترجمہ میں سے خاص خاص مقامات سنائے جائیں یا مطالب قرآن کی بعض ایسی خصوصیات ان کے گوش گزار کی جائیں جو مشہور عام اسلامی معتقدات کی غلطیوں اور انکی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنے والی ہوں چھٹی تدبیر یہ کہ جو لوگ قیمتاً خرید نہ سکتے ہوں مگر شروع سے آخر تک کسی میعاد مقررہ کے اندر بتوجہ دلی ایک بار مطالعہ کر کے واپس دے دینے پر رضا

ہوں انہیں ایک ایک کاپی اسکے اشتہار بھی دیدی جائے۔ ساتویں یہ کہ جو لوگ قیمت یکمشت ادا نہ کرسکیں انہیں دوچار بار کرکے بااقساط وصول ہوجانے کے وعدہ پر بھی دیدیں۔ آٹھویں یہ کہ ہر جگہ کی انجمن یا جماعت اپنی کارگزاری اشاعت کو بذریعہ اخبار شائع کراتی رہے تاکہ دوسروں کے واسطے موجب ترغیب ہو۔ نویں مفت یا رعائتی قیمت پر دینے کے سلسلہ میں جسقدر رقم کا خرچ ہو اُس کا بوجھ انجمن ترقی اسلام پر ڈالنے کے بجائے حتی الوسع آپس میں حسب حیثیت حصہ رسدی بانٹ لیں۔ دسویں مگر درحقیقت سب سے مقدم یہ کہ مجموعی نیز انفرادی طور پر بہت کثرت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اسمیں بے شمار برکات اور پوری پوری کامیابی عطا کرے اور ہمیں توفیق دے کہ نہ صرف دلی عقیدہ یا زبانی باتوں سے بلکہ اپنے اخلاص فی العمل سے انوار قرآنی کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے ہوں۔ اور اس زمانہ کے لئے اسلام کی تائید و نصرت کے جو وعدے اللہ تعالیٰ ہمیشہ فرماتا رہا اور جنکی تجدید و تاکید احمد مجتبےٰ بروز مصطفےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت ہماری آنکھوں کے سامنے ہوئی۔ وہ اس امن پسند و آزادی دوست سلطنت کے بابرکت عہد میں ہمارے ہاتھوں پر پورے ہوں تا دُنیا دیکھ لے کہ اسلام پر بزور شمشیر پھیلنے کا الزام سراسر اتہام واقعہ ہے اور دراصل وہ محض اپنی عالمگیر خوبیوں اور صداقتوں کے زور سے پھیلتا ہے کسی تلوار کے جہاد یا خونی مہدی کا ہرگز محتاج نہیں جیسا کہ دشمنوں یا نادان دوستوں نے اسے ناحق بدنام کر رکھا ہے۔ آمین +

عذاب الٰہی کو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں ٹال سکتا

ملکی اخبار ان دنوں میں یہ سوال اٹھا رہے تھے ہے کہ جو اشیاء غیر ممالک خصوصاً یورپ سے آتی ہیں انکی گرانی کا سبب تو جنگ کو قرار دے سکتے ہیں لیکن خود ہندوستان میں پیدا ہونے یا بننے والی چیزوں کے اسقدر مہنگا ہونیکی کیا وجہ سمجھی جائے؟ دوکانداروں کی بہانہ جوئی و خودغرضی کے علاوہ اور کون سے اسباب اس مصیبت کے ذمہ وار ہو سکتے ہیں کہ غریب غرباء تو بیچارے کس گنتی میں ہیں اچھے اچھے شرفاء متوسط الحال کو آبرو کا نبھانا سخت دشوار ہو رہا ہے۔ کاروبار کے بند ہونے سے یہ مصیبت اور بھی ناقابل برداشت ہوگئی ہے۔ ایک اینگلو انڈین اخبار کلکتہ کی نسبت لکھتا ہے کہ اشیاء خوردنی کی گرانی سے اوسط درجہ کی آمدنی والوں کو بھی اسوقت نہایت مشکلات کا سامنا ہے۔ پھر بعض چیزوں کی گرانی تو لینے انتہائی نقطہ کو پہنچ گئی ہے اور لطف یہ کہ جنگ کا عذر لنگ ہر شے کی نسبت پیش کیا جاتا ہے خواہ اسے لڑائی سے کچھ بھی تعلق نہ ہو حتی کہ گھوسی بھی دودھ میں پانی کی وجہ بتلاتے وقت میدانِ کارزار تک ہی پہنچتا ہے۔ غلہ۔ آٹے۔ گھی۔ تیل میں ناجائز بلکہ بعض صورتوں میں سخت خطرناک آمیزش کا موجب بھی بجز جنگ یورپ کے اور کچھ نہیں بتایا جاتا ہے ہمعصر مذکور نے جو یہ آواز اٹھائی ہے ایک بڑی حد تک حق بجانب ہے کیونکہ گو کاروباری معاملات اور صنعت وتجارت کے تہ در تہ پنہاں تعلقات بہت کچھ یہ تسلیم کرنے پر مجبور کرتے ہیں کہ موجودہ جنگ کا کم وبیش ہر قسم کے امور ملکی پر ناگوار اثر پڑا ہے پھر بھی جن بہت سی ناجائز بے ایمانیوں کا ان دنوں جنگ کے بہانے پہلے سے بڑھ کر زور ہوگیا ہے وہ قبل از آغاز جنگ بھی موجود تھیں اور بغیر تنبیہ و سیاست سوداگروں اور دوکانداروں سے امید نہیں کہ ان سے باز آئیں۔ ہماری گورنمنٹ کو چاہیئے کہ جہاں اور کئی طرح کی اصطلاحات پر کچھ دنوں سے خاص طور پر توجہ مبذول فرما رکھی ہے اسی ذیل میں اس خرابی کے انسداد میں بھی حتی الوسع سعی فرمائے +

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا گرانی و آمیزش اشیاء وغیرہ کا سدباب کردینے سے لوگوں کی کل مصائب کا خاتمہ ہوجائے گا؟ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ضرور ہی ایسا ہوگا۔ اچھا بالفرض ان مصائب کا بوجھ گو نہ ہلکا کرنے میں انسانی سعی وتدبیر کامیاب ہو بھی گئی تو بتلاؤ کہ آئے دن کے تباہی خیز طوفانوں۔ زلزلوں وباؤں اور دیگر انواع واقسام کی آفات وبلیات کو کون تمہارے سروں سے ٹالے گا؟ خدا کے سوا کوئی ہے جو اسپر قادر ہو؟ ہرگز نہیں لیکن خدا اپنے عذابوں کو جبھی دُور فرمایا کرتا ہے جبکہ مخلوق اُس سے صلح کرلے۔ شوخیوں نافرمانیوں سے باز آجائے۔ نیکوکاری وپرہیزگاری اختیار کرے اور اسکے بھیجے ہوئے ماموروں پر صدق دل سے ایمان لائے۔ اسوقت تمام دُنیا جو کسی نہ کسی رنگ کے عذاب میں مبتلا ہے اسکی وجہ سوائے اسکے اور کوئی نہیں کہ

دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نکیا
لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور
حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا۔ (الہام مسیح موعودؑ)

اہلحدیث کی عزت

انسان جب حق کی عداوت میں حد سے گزر جاتا ہے تو سنجیدگی۔ معقولیت۔ خداترسی اور ایمانی غیرت۔ غرض تمام پاک خصائص وجذبات کو رفتہ رفتہ خیرباد کہہ دیتا ہے۔ ہمارے امرتسری معاصر اہلحدیث کو سلسلہ حقہ احمدیہ سے اسدرجہ عناد ہے کہ اسکی مخالفت کے جوش میں "قال اللہ وقال الرسول" تک کو نظر انداز کردینا اسکے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں۔ چنانچہ ۲۹ر اکتوبر کی اشاعت میں قیصر جرمنی کے اس دعوائے باطل کی کہ "مسیح موعود میں ہوں" تردید کرتا ہوا ہمعصر مذکور لکھتا ہے کہ "قیصر کے اس دعوے سے ہم کو کیا بوجہ مسلمان ہونیکے اور کیا بوجہ پنجابی ہونے کے سخت اختلاف بلکہ نفرت ہے۔ ... پنجابی ہونے کی حیثیت سے اس لئے کہ" یہ عزت مسیح موعود ہونے کی خدا نے مرزا صاحب قادیانی کی وساطت سے خاصکر پنجاب کو بخشی تھی پھر ہم کو کیونکر گوارا کرینگے کہ ہماری اس عزت پر قیصر جرمنی ہاتھ ڈالے..... گو ہم منکر ہیں لیکن اس ملکی عزت میں تو شریک ہیں" +

کیا اہلحدیث کو معلوم نہیں کہ "وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین" ایک مشہور وصریح ارشاد باری ہے؟ پھر جب بروئے قرآن مجید اصل عزت خدا اور رسولؐ اور مومنین کی ہوتی ہے تو باقرار خود منکر ہونیکی حالت میں تمکو اس عزت کا کیا حق پہنچ سکتا ہے؟ اور جب تم ملکی عزت میں حصہ لینے کی خاطر ایمانیات کو قربان کرسکتے ہو تو اس امر کی کیا گارنٹی ہے کہ وہی دنیوی اور فانی عزت کسی بڑے پیمانہ پر اور زبردست پیرایہ میں ملتی دیکھ کر تم اور بھی سب کچھ قربان کردینے پر آمادہ ہو جاؤ گے۔ اور جس صورت میں مخالفین سلسلہ احمدیہ کا پختہ اعتقاد یہ ہو کہ آنیوالا مہدی تلوار چلا کر جلالی رنگ میں دین کا بول بالا کریگا۔ اور تقسیم اموال سے مالا مال کردیگا حتی کہ کوئی مال کا لینے والا نہ ملے گا۔ گویا بخیال خویش دین بھی برقرار رکھ کر دنیا حاصل ہو سکیگی۔ تب تو یہ حصولِ عزت کی ہوس اور ترک غیرت ایمانی کی عادت بڑے بڑے خطرات کا موجب ہو سکتی ہے۔ خدا ہی پناہ دے اس طلب عزت سے جو ایمان فروشی تک سے دریغ نہ کرے دیگر مصالح وملحوظات کا تو کیا ذکر؟ +

ایک آریہ کے ۲ دو سوالوں کا جواب

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

لاہور سے ایک دوست نے چند سوال لکھے ہیں جو انکے ایک آریہ دوست کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر "پیغام صلح" پر کئے گئے تھے جنیں انہوں نے کہا ہے کہ بعض باتیں مرزا صاحب نے آریہ سماج کی طرف منسوب کی ہیں جو درحقیقت انکے اعتقاد کے خلاف ہیں۔ پس آریوں کی کسی مستند کتب سے اسبات کا جواب دیا جائے کہ کس طرح وہ باتیں آریہ سماج کی طرف منسوب کی جا سکتی ہیں۔ چونکہ آپ کے دو سوال قریباً ایک ہی رنگ کے ہیں اس لئے دونوں کا جواب ایک ہی جگہ آ جائے گا ۔

سوال اوّل۔ پیغام صلح صہ۲ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ :۔ "آریہ سماج اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا کی وحی اور الہام کا سلسلہ آریہ ورت کی چار دیواری سے کبھی باہر نہیں گیا۔ ہمیشہ اس ملک سے چار رشی منتخب کئے جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ وید ہی بار بار نازل ہوتا ہے اور ہمیشہ ویدک سنسکرت ہی اس الہام کے لئے خاص کیگئی ہے۔"

سوال دوم۔ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ ہمیشہ آریہ خاندانوں اور آریہ ورت تک ہی الہام الٰہی کا سلسلہ محدود رہا صحیح اور بر بنا واقعات نہیں۔"

جواب۔ یہ اعتراض محض اپنی کتب سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ اگر آپ نے اپنی مستند کتب کو غور سے نہیں بلکہ معمولی نظر سے ہی دیکھا ہوتا تو یہ اعتراض کبھی نہ کرتے۔ اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ تو کم از کم اپنی قوم کے موجودہ عمل درآمد کو ہی دیکھا ہوتا جس پر غور کرنے سے یہ حقیقت کھل جاتی۔ اور آپکو اعتراض کا موقع نہ ملتا۔ ہم آپکی تسلی کیلئے آپ ہی کی مستند کتابوں سے یہ دکھاتے ہیں کہ آریہ سماج کا یہی عقیدہ ہے جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے لکھا ہے۔ چنانچہ اس عقیدہ کے متعلق ستیارتھ پرکاش صہ۲ میں سوامی صاحب سوال جواب کر کے لکھتے ہیں۔

"سوال ان چاروں (رشیوں) پر ہی وید نازل کئے اوروں پر نہیں کئے۔ اس سے ایشور طرفدار ٹھیرتا ہے

جواب۔ وہ ہی چار سب جیووں سے زیادہ پوتر آتما تھے۔ اور اننکے برابر نہیں تھے۔ اس لئے پاک علم کا نزول انہیں میں کیا۔"

غالباً اس حوالہ کی عبارت کو پڑھ کر آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ پاک علم کا نزول جس سے مراد الہام ہے۔ صرف ان چار رشیوں تک ہی منحصر کیا گیا ہے۔ نیز اس عبارت میں لفظ "انہیں" قابل غور ہے۔ اور یہ لفظ اردو زبان میں حصر کے لئے بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ عبارت کے سیاق و سباق سے عیان ہے۔ اور جس کی مزید تشریح چنداں ضروری نہیں۔ سوال اول کے ۲ دو حصے تھے۔ ایک کا جواب تو آچکا ہے۔ اب دوسری حصہ کا جواب سُنئے :۔

"اور ہمیشہ وید ہی بار بار نازل کیا جاتا ہے اور ہمیشہ ویدک سنسکرت ہی اس الہام کیلئے خاص کیگئی ہے۔"

ستیارتھ پرکاش صہ۲ میں سوامی صاحب لکھتے ہیں :۔

سوال۔ کسی ملک کی زبان میں وید نازل کیوں نہیں ہوئے۔ ویدک سنسکرت میں کیوں ہوئے؟

جواب۔ اگر کسی (خاص) ملک کی زبان میں نازل ہوتے تو ایشور طرفدار ٹھہرتا۔ کیونکہ جس ملک کی زبان میں نازل کرتا۔ اس ملک کے باشندوں کو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں آسانی اور دوسری ممالک والوں کو مشکل ہوتی۔ اسلئے وید سنسکرت ہی میں نازل کئے۔"

اس حوالہ کے بعد ہم آپ کو دوسری مستند کتاب کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور اس سے آپکو یہ دکھلاتے ہیں کہ پنڈت دیانند صاحب نے اس کے متعلق ایسا فیصلہ کر دیا ہے جسکے بعد پوچھنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے صہ۱ میں پنڈت صاحب لکھتے ہیں :۔

"وید ہی دنیا کی سب سے پرانی کتاب ہے یعنی جب دنیا آباد ہوئی۔ اسیوقت ویدوں کا الہام سب سے پہلے انسانوں میں سے چار رشیوں کو ہوا۔ اور تب سے اب تک اس کا برابر رواج چلا آتا ہے ... ... اور وید دنیا کے شروع سے برابر اب تک قایم ہے۔ ان میں سرمو فرق نہیں آنے پایا۔ اور اسکے مقابلہ میں انجیل و قرآن وغیرہ جسقدر نئے متوں کی کتابیں ہیں وہ سب زمانہ حال کی پیدائش ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ قدیم یا سچی نہیں ہو سکتیں۔"

پھر اسی صہ۱ میں لکھا ہے :۔

"جبکہ الہام کا سب سے پہلے چاروں کو ہونا مانا گیا تو درمیانی زمانہ میں جو شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہو وہ ہرگز ایشور کا الہام نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تعلیم اور مطالعہ کا نتیجہ سمجھا جائے گا۔"

ان تمام حوالوں سے آپنے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ آپکی مستند اور مسلم کتابوں کا یہی عقیدہ ہے کہ الہام الٰہی صرف آریہ خاندانوں کے چار ہی رشیوں میں ہوا۔ اور قدیم سے یہی الہام چلا آرہا ہے۔ اور باقی جسقدر مذاہب مدعی الہام ہیں وہ سب کے سب معاذ اللہ جھوٹے ہیں۔ اور تمام کتب مثلاً توریت۔ انجیل۔ قرآن سچی اور منجانب اللہ نہیں ہیں۔ اگر آپ ستیارتھ پرکاش کی اوراق گردانی کریں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ پنڈت صاحب نے صفحہ ہستی پر کوئی ایسا مذہب نہیں چھوڑا۔ جسپر غیر صادق ہونے کا الزام نہ دیا ہو۔ پس حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ان عقیدوں کو ویدوں کی طرف منسوب کرنا غلط نہیں بلکہ بر بناء واقعات ہے جیسا کہ آپ ان حوالوں سے معلوم کر چکے ہیں ۔

بوشہر ایران کے حوالے

(سرکاری اطلاع)

ماہ اگست میں بوشہر مع مضافات میں قبائل کی بدامنی اور برطانی املاک و رعایا کے معرض خطر میں ہونے کی وجہ سے ہز مجسٹی کی گورنمنٹ بندرگاہ بوشہر پر عارضی قبضہ کرنے پر مجبور ہوئی تھی۔ لیکن اب حکومت ایران نے برطانی فوائد کی نگہداشت کی تدابیر اختیار کی ہیں اسلئے باہمی قرارداد کے بموجب برطانی قبضہ ۱۷ اکتوبر کو ختم ہو چکا ہے۔ جدید ایرانی گورنر دریا بیگی ایک برطانی کشتی میں بوشہر پہنچے۔ انہیں لانے کے لئے کشتی شیف میں بھیجدی گئی تھی بوشہر میں برطانی فوجی گورنر سول حکمران اور اعلےٰ بحری افسروں نے معہ اپنے عملہ کے ان کا استقبال کیا۔ گورنر کو جھنڈے کے پاس لیگئے جہاں ایک اعزازی دستہ صف بستہ تھا۔ ایک اعلان بزبان انگریزی و فارسی پڑھ کر سنایا گیا۔ برطانی جنگی جہازوں نے ۲۱ توپوں کی سلامی اُتاری۔ پھر برطانی علم اُتار کر ایرانی پرچم بلند کر دیا گیا۔ گورنر نے اپنی اور اپنی حکومت کی جانب سے اپنے استقبال کے متعلق شکریہ ادا کیا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ عید اضحیٰ

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

انسان کی پیدائش کی غرض

انسان کی پیدائش کی غرض اور اسکے پیدا کرنے کا مقصد اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے یہ کہ وَمَا خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ نہیں پیدا کیا میں نے جن وانس کو مگر اس لئے کہ وہ میری جناب میں عبودیت اختیار کریں۔ پس عبد بننا۔ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری اور اسکے حضور میں تذلل۔ یہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہے +

فرمانبرداری کا اہل انسان ہی ہے

دوسری چیزیں خدا کی اطاعت وفرمانبرداری کرتی ہیں بلکہ بہت انسان تو خدا کے حکم توڑتے بھی ہیں۔ مگر یہ اشیاء حکم کو ہرگز نہیں توڑتیں۔ پھر اسکے فرمانے کے کیا معنے ہوئے۔ کہ وَمَا خلقت الجن والانس الا لیعبدون جسے عبادت کے لئے پیدا کیا وہ تو نافرمانی کرتا ہے اور جنکی پیدائش کی یہ غرض بیان نہیں فرمائی وہ نافرمانی وخلاف ورزی نہیں کرتی یہ کیا بات ہے؟

اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبادت کے معنے ہیں تذلل اختیار کرنا۔ خشوع تام۔ اپنی تمام محبت اپنا تمام پیار تمام تعلق خدا ہی کے لئے کر دینا۔ سب چیزوں کو چھوڑ کر سب تعلقات کو قطع کر کے۔ تمام برائی اور تکبر کے خیالات کو علیحدہ کر کے خدا کے حضور جھک جانا۔ اور محبت وپیار کا اعلیٰ سے اعلےٰ درجہ حاصل کرنا۔ یہ بات ہم دیکھتے ہیں اور کسی چیز میں نہیں پائی جاسکتی۔ کیونکہ یہ تو اسی ہستی میں ہوسکتی ہے جو کچھ قدرت رکھتی ہو۔ جس کے اندر یہ حس ہی نہیں یہ مادہ ہی نہیں یہ طاقت ہی نہیں کہ دو چیزوں میں سے ایک کو چھوڑ کر دوسری کو اختیار کرے اور خدا کے لئے تذلل اختیار کرسکے۔ اس سے ایسا مطالبہ ہی بے جا ہے یہ تو صرف انسان ہی میں قدرت ہے۔ پس حقیقی معنوں میں عابد انسان ہی بن سکتا ہے۔ یہ مرتبہ تو ملائکہ بھی نہیں حاصل کرسکتے۔ اس لئے انسان ہی کی پیدائش کی غرض یہ ہوئی کہ خدا کا عبد بنے اور اپنی تمام خواہشات۔ تمام ارادوں کو ترک کرکے خدا کے حضور جھک جائے۔

صراط مستقیم پر چلانے کے لئے نبیوں کی بعثت

پھر انسان کو اس راہ میں کامیاب کرنے کے لئے۔ اور اس کا درجہ بڑھانے کے واسطے کچھ ایسی کششیں بھی رکھیں جو عادت کے خلاف اس کو کھینچیں لیکن ساتھ ہی اپنی طرف پکارنے والا بھی بھیجتا ہے جو انسان کا قدم صراط مستقیم سے پھسلنے نہ دے۔ اور پھر چونکہ ایسے لوگ ایک خاص مدت کے بعد آتے ہیں اس لئے خود انسان کے اندر ایسی طاقتیں نیکی کی رکھی ہیں جو ان محرکات بدی پر غالب آسکیں یا کم از کم نیکی اور بدی میں تمیز کرسکیں +

آیت مندرجہ عنوان کی تفسیر

یہ آیت جو میں نے اسوقت پڑھی ہے اس میں ایسے منادوں کا ذکر ہے جو خدا کیطرف سے انسان کو اس کی پیدائش کی غرض پر متوجہ و قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ الٰہی ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سُنی۔ وہ آواز کیا تھی۔ تجارت یا مال اسباب کیطرف بلانے کے لئے نہ تھی۔ بلکہ وہ ایک پاک منادی کی آواز تھی۔ جو یہ پکارتا تھا کہ انسانو! تم مان لو کس کو مان لو۔ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ۔ تم اس خدا کو مان لو جسنے پیدا کیا۔ اور ادنیٰ حالت سے بڑھا کر بڑے سے بڑے درجے تک ترقی دی اسکے احکام کو قبول کرو۔ ہم نے اسکی بات کو قبول کرلیا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا۔ الٰہی ہم نے مان لیا مگر تیرے احکام پر چلنا بڑا بھاری کام ہے۔ پہلے بھی بہت غلطیاں کر چکے ہیں آگے بھی لغزشوں سے از خود محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ حضور ربّ ہیں چھوٹے سے بڑے کو ترقی دینا آپکا کام ہے۔ پس ہمارے ایمان کو بڑھا دیجیئے۔ گناہ معاف ہوں۔ وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا روکیں مٹ جائیں بلکہ بدیوں کو ہٹا ہی دیں۔ سزا سے بچائیں۔ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ نیکوں میں شامل کر کے وفات دیں۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ اپنے رسولوں سے تُونے جو وعدے کئے تھے وہ وعدے پورے کردے۔ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اور ہمارے اعمال کو اپنے احکام کے ایسا ماتحت کردے کہ قیامت تک دکھ اور تکلیف نہ پہنچے۔ تیرے حضور شرمندہ نہوں سزا کے مستوجب نہ بنیں +

حقیقی عید کیا ہے

یہ آواز ہے جو منادی دیتے ہیں اور جو اس منادی کے قبول کرنیوالے ہوتے ہیں اور دنیا کے لئے سب سے بڑی عید کا دن تو یہی ہوتا ہے کہ ان میں کوئی آیات اللہ پڑھنے والا۔ انھیں خدا سے نصرت کی بشارت دینے والا ہو۔ انھیں انکے محبوب ومعبود سے ملانے والا ہو۔ اس سے بڑھ کر کوئی خوشی کا دن نہیں ہوسکتا +

دیکھو مجمع میں کسی کا بچہ گم ہو جائے۔ اور پھر ایک دو گھنٹہ کے بعد جب وہ بچہ اپنے باپ سے ملتا ہے تو بچہ کو اور باپ کو کسقدر خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ سے بھٹکا ہوا بندہ جب خدا سے ملتا ہے اور خدا کے حضور پہنچتا ہے تو بندے کو بھی خوشی ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ پس حقیقی عید اگر ہے تو یہی ہے۔ اور یہ عید تو اس عید کیطرف رہنما ہے۔ عید بھی گھر میں اور وطن میں ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ ایک شخص جنگل میں ہو چاروں طرف درندے ہوں۔ ڈاکو ہوں جان خطرے میں ہو۔ اسے عید کی کیا خوشی ہوسکتی ہے۔ عید تو اُسکی ہے جو گھر میں ہو رشتہ داروں میں ہو

احباب میں ہو۔ خطرات سے مامون ہو۔ اسی طرح جو انسان خدا کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے ضلالت کے جنگل میں مارا مارا پھر رہا ہے اسکی حقیقی عید کیا ہو سکتی ہے۔ عید تو خوشی کا نام ہے اور خوشی دل کے اطمینان دلکی راحت سے پیدا ہوتی ہے۔ تمام محبتوں کا مرکز تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی سے کامل محبت چاہیئے اور اسی سے محبت ہو سکتی ہے۔ پس خوشی بھی اسی کو حاصل ہو گی اور حقیقی عید بھی اسی کی ہو گی جو اپنے مولیٰ کے حضور پہنچا ہو گا۔ کیونکہ تمام قسم کی راحتوں۔ خوشیوں۔ عیدوں کا سرچشمہ تو وہی پاک ذات ہے اسی حالت کے نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی عیدیں آجکل ماتم بن گئی ہیں۔ عید آئی اور ان کے گھروں میں جھگڑا شروع ہوا۔ بیوی زیور کے لئے۔ بچے کپڑوں کے لئے چلا رہے ہیں۔ کھانے کا سامان نہیں سو الگ۔ پھر مقروض ہو کر تمام سال دکھ میں گذارتے ہیں یہ عیدیں اس لئے نہ تھیں بلکہ یہ عیدیں تو اپنے اندر ایک اور ہی حقیقت رکھتی تھیں جس سے آجکل کے مسلمان بالعموم غافل ہیں ✢

عید الفطر اور عید اضحیٰ میں کیا تعلیم ہے

ماہ صیام کی عید میں تو یہ بتایا۔ کہ انسان کو اسوقت کے لئے تیار رہنا چاہیئے جب اس کے مولیٰ کیطرف سے منادا آئے۔ وہ کھانے۔ پینے بیوی بچوں کے اشتغال سے وقت نکال کر اسکے انصار میں داخل ہو سکے۔ جیسا کہ وہ ماہ رمضان میں یہ مشق کرتا رہا ہے۔ اور عید قربان میں سکھایا کہ نہ صرف بیرونی انعامات سے بلکہ اندرونی انعامات سے بھی اگر علیحدگی اختیار کرنی پڑے اور اپنی جان قربان کر دینی پڑے تو بھی دریغ نہ ہو۔ جب یہ حالت تم میں پیدا ہو گی۔ تو پھر تمہاری عید ہی عید ہے ✢

اس تعلیم پر چلنے کا اجر

خدا کے نبی آکر یہی عہد لیتے ہیں اور سعادت مند یہ اقرار کرتے ہیں فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اور ان کا مولیٰ اسے شرف قبولیت بخشتا ہے۔ چونکہ بندوں نے ایک عہد کیا اس لئے خدا بھی اس کے مقابل پر جزا کے خبر دیتا ہے اور ارشاد فرمایا ہے أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ۔ میں کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا مرد ہو یا عورت۔ حیرت آتی ہے کہ بعض یورپین مصنفین نے لکھا ہے کہ اسلام تو عورتوں میں روح ہی نہیں مانتا۔ حالانکہ یہ آیت ایسی آیت ہے کہ میں نے کسی اور کتاب آسمانی میں اس مضمون کی آیت نہیں دیکھی جس زور کے ساتھ عورتوں کے حقوق اسلام نے قائم کئے ہیں۔ اور ان کے اعمال کی قبولیت اور انعامات کا ذکر کیا ہے کسی مذہب کی کتاب میں ایسا ذکر نہیں۔ پھر قرآن مجید تو جو کہتا ہے اسکی دلیل بھی دیتا ہے چنانچہ یہاں فرمایا۔ مرد و عورت کو عمل کی جزاء یکساں کیوں ملے گی بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ تم ایک ہی ہو۔ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ الخ فرمایا جنھوں نے چھوڑ دیا۔ کیا چھوڑ دیا۔ مال چھوڑ دئے۔ منہیات سے رک گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ طرح طرح کے دکھ دیئے گئے۔ اپنی جانوں کی پروا نہیں کی ایسے لوگوں کی نسبت فرمایا۔ لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ الخ میں ان تمام بدیوں کو ڈھانک دونگا۔ اور پھر وہ ایسی جگہوں میں پہنچائے جائینگے جہاں دکھ اور تکلیف نہ ہوگی اور وہاں انعام کا سلسلہ جاری رہے گا۔ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ میں یہی دونوں باتیں بتائیں۔ جنت کہتے ہیں سایہ دار جگہوں کو۔ جہاں تکلیف اور دکھ نہیں ہوتا۔ پھر ان کے نیچے نہروں کا سلسلہ بتا کر سمجھایا کہ وہ جنت سرسبز و شاداب رہیں گے پس اس دنیا میں بھی مومنوں کو جو انعامات ملیں گے وہ جاری رہیں گے ✢

رسول اللہ کی عظیم الشان قربانی اور اس کا اجر

سب سے کامل مومن تو نبی ہوتا ہے۔ اور نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہیں ہم دیکھتے ہیں اس کامل انسان سے وعدہ کامل رنگ میں پورا ہوا۔ آپ نے ایسی ہجرت کی کہ کسی اور نے نہیں کی۔ اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کیا تو ایسا کیا کہ کوئی اور نہ کرے گا۔ اس کا نتیجہ بھی آپ کو بے مثال ملا۔ باقی نبیوں کے ادیان خاص وقت تک رہے مگر آنحضرت صلعم کو یہ انعام ملا کہ آپکا سلسلہ قیامت تک رہے گا اور فرما دیا کہ تمہارا باغ نہ سوکھے گا۔ جب کوئی فتور آنے لگے گا تو ایک باغبان بھیجا جائے گا جو اس کو پھر سرسبز و شاداب بنادے گا۔ اللہ تعالےٰ نے آپکے باغ کے نیچے وہ نہر جاری کی۔ کہ جس درخت کے نیچے چلتی ہے اسی کو سرسبز و شاداب بنا دیتی ہے جو شخص اس تعلیم پر چلتا ہے۔ صالحین و شہداء و صدیقین سے ہو جاتا ہے اور روحانی و جسمانی انعامات الٰہیہ سے بقدر اپنی قابلیت کے حصہ پاتا ہے۔ اور اس کے مقابل اگر کوئی آتا ہے تو شکست کھاتا ہے دیکھو ایک ان پڑھ سے ان پڑھ احمدی سے بھی غیر احمدی ملاں گھبراتا ہے۔ پس سچی عید یہی ہے کہ اللہ کے منادی کی آواز کو سن لیا جائے اور اسکے رستے میں مال و جان قربان کر دیں۔ یاد رکھو کہ جتنا ہم میں نقص ہو گا اتنی ہی خدا کے احکام میں کمی ہو گی۔ جو لوگ اسلام میں ہو کر پھر تکلیف میں ہیں ضرور انکی اطاعت میں کچھ نقص ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ✢

ہم میں خدا کے مناد کا ظہور اور ہمارا فرض

یہ باتیں دوسروں کے لئے بطور قصہ کہانی کے ہوں مگر ہمارے لئے نہیں ہو سکتیں کیونکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے خدا کے ایک مناد کو دیکھا۔ لوگوں نے چاہا کہ اسے مسل دیں۔ مگر وہ مظفر و منصور ہوا۔ جو خاک اس چاند پر ڈالنی چاہتے تھے وہ انہی لوگوں کے مونہوں پر پڑی یہ سلسلہ ایک بچہ کے مانند تھا جسکے گرد کئی خونخوار شیر تھے جن کے مونہوں کو انسانی خون لگ چکا ہو حملہ کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔ غیب سے ایک ہاتھ نکلا اور اس نے شیر کے جبڑے کو چیر دیا۔ پس اس عظیم الشان نصرت کے بعد ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا مولیٰ ہمارے ساتھ نہیں۔ اب جو انعامات میں کمی رہے گی تو اسی لئے کہ خود ہمارے عہدوں کے ایفا میں کوئی نقص ہو گا۔ ہمیں چاہیئے کہ خدا کے رستے میں دکھ اٹھائیں نفسوں کو قربانی کے لئے تیار کریں یعنی وہ پورے طور پر خدا کی رضامندی کے پیچھے ہوں۔ ہم اسکی راہ میں ہجرت کریں۔ ہجرت سے مراد وطنوں کو چھوڑ دینا ہی نہیں۔ ہجرت کیا ہے ان خیالات بد کو چھوڑ دینا جنمیں پہلے تھے۔ ان برے دوستوں کو چھوڑ دینا جو دینی ترقی میں حارج ہوں۔ پھر ضرور ہے کہ ہم گھروں سے نکالے جائیں گھر سے مراد سستی کاہلی غفلت کا مقام چھوڑ دینا ہے پھر ہم میں یہ بات ہو کہ ہمیں محض خدا کے لئے خدا کی راہ میں دکھ دیا جائے جو تبع کامل ہو۔ اسکو

ضرور دکھ دیا جاتا ہے۔ جو دنیاداروں کے دکھوں سے بچا رہے اسے سوچنا چاہیئے۔ کہ اس کے ایمان میں کوئی نقص تو نہیں۔ دیکھو گاؤں میں کوئی سفید پوش جائے تو کتے اسے بھونکتے ہیں۔ وہ اسے بیگانہ سمجھتے ہیں۔ اسی طرح جو دنیا کے کل مکروہات سے پاک ہوگا دنیا پرست اس کی ضرور مخالفت کرینگے اور جس کی مخالفت نہ ہو اسے ضرور ان سے مناسبت ہے جبھی تو وہ اس کی مخالفت نہیں کرتے اگر مومن کے نفس کے اندر تبدیلی پیدا ہو اور وہ ہر طرح کی دلس سے پاک ہو تو کلاب الدنیا کا بھونکنا بھی اس کے لئے بطور لازم و ملزوم ہے۔ کتا تو غیرجنس ہے۔ اس کتے کو تو پتھر مارا جائیگا۔ مگر یہ کتے ایسے نہیں ہوتے کہ انہیں پتھر مارا جائے بلکہ ان کے لئے بھی علاج ہے کہ خوب ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا جائے۔ اور نہ صرف اپنی حفاظت کریں بلکہ دوسروں کو بھی بچائیں۔ پہلے تو تلوار کا جہاد تھا اسلئے۔ وقتلوا وقتلو سے اور مرادتھی مگر اب تو **دلائل کی شمشیر** سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے اس لئے سب کو مقتول ہونا پڑیگا یعنی دین کی اشاعت میں ایسا انہماک ہو کہ اسی میں موت آ جائے۔ ایسے لوگوں کے لئے وعدہ الٰہی ہے کہ ان کی بدیاں چھپا دی جائینگی ایسے آدمیوں پر یہ فضل الٰہی ہوتا ہے۔ کہ اگر ان میں کوئی بدی فی الواقعہ بھی ہو۔ اور اسے کوئی شائع کرنا چاہے تو خدا کا غضب اس پر نازل ہوتا ہے کیونکہ خدا تو اپنے بندے کی عزت قائم کرنا چاہتا ہے اور یہ اس عزت میں رخنہ ڈالتا ہے۔ پس فرمایا ہے۔ کہ میرے ساتھ کامل محبت کرو۔ جس کا نشان یہ ہے کہ مومن ہجرت کرے اپنے مولیٰ کی راہ میں دکھ دیا جائے۔ مخالفین حق سے مقابلہ کرے۔ اس کے عوض میں اس کی بدیوں کو مٹا دونگا اور جنات میں داخل کر دونگا۔

قربانیوں کی حقیقت

چونکہ یہ عید کا موقعہ ہے لوگ قربانیاں کرینگے

اس لئے یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔ قربانیوں کا گوشت اور خون اللہ تک نہیں پہنچتا۔ کیونکہ خون تو مٹی میں مل جاتا ہے اور گوشت بھی نہیں پہنچتا کیونکہ وہ بھی تم خود کھا لیتے ہو ہڈیاں پھینکی جاتی ہیں پھر اس قربانی کا فائدہ کیا ہے۔ ولکن ینالہ التقوی منکم تمہارا تقوی خدا تک پہنچتا ہے۔ اور اس کی غرض یہ ہے کہ اپنے نفس کو **قربان** کرو۔ قربانی کے وقت مومن اقرار کرتا ہے کہ جیسے اس بکری نے سر آگے ڈال دیا۔ اسی طرح میں اپنے نفس کے خیالات پرانے میرے مولیٰ حضور کے ارادے کے مقابل چھری پھیرتا ہوں اور یہی وہ بات ہے۔ جو ہر خدا کے منادی کے وقت اللہ تعالیٰ لوگوں سے چاہتا ہے اور یہ وہ عید ہے۔ جس کی آرزو ہر مومن کو چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم نفسوں کی قربانیاں کر سکیں کمزوریاں دور ہوں۔ کامل محبت پیدا ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ نیک بندوں کے انعام حاصل ہوں۔ اور ہمیں وہ عید نصیب ہو جس میں کوئی دکھ نہ ہو۔ اور جس میں عید منانے والوں کے سروں پر خدا کی رحمت کا سایہ ہوتا ہے۔ اور جس عید کی کوئی شام نہیں ہوتی۔ آمین۔ (نوشتہ اکمل)

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا ضرور حوالہ دیا کریں۔

قرضہ میعادی گورنمنٹ ہند

اُن شرائط کے متعلق نوٹس جن پر عوام الناس ڈاک خانہ کی معرفت قرضہ دے سکتے ہیں۔

ذیل کا اعلان پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے برائے اشاعت دفتر الفضل میں موصول ہوا ہے پیشتر اس کے کہ اس اعلان کو ہم احمدی پبلک تک پہنچائیں ہم اس بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کو اس وقت روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہر شخص جو روپیہ رکھتا ہے قرضہ دیکر اس وقت سرکار والا کا ہاتھ بٹائے ۔

ہم احمدی قوم کی خدمت میں خصوصاً زور سے عرض کرتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ کو روپیہ بطور قرضہ حسنہ دیں۔ اور اگر دیگر مسلمان بھی قرآن شریف کے حکم پر عمل کرکے **بلاسود** روپیہ دیں تو ثواب کے مستحق ہونگے والسلام

خاکسار منیجر الفضل

گورنمنٹ امسال ایک جدید نمونہ (فارم) کے مطابق بشرح ۴ فیصدی قرضہ لے رہی ہے جو نومبر سنہ ۱۹۲۳ء تک بیباق کردیا جائے گا۔ لیکن گورنمنٹ اگر چاہے تو وہ اس کو اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء کے بعد کسی وقت ادا کر سکتی ہے ۔

۲۔ ½۴ کروڑ روپیہ قبل ازیں درخواستوں کے حسب معمول کلکتہ و مدراس و بمبئی اور دیگر بڑے بڑے مرکزوں میں پہنچنے پر لیا جاچکا ہے اور اس لحاظ سے قرضہ کا لیا جانا اب بند کردیا گیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اُن اشخاص کو جو قرضہ قلیل رقوم میں دینا چاہتے ہیں۔ عام اس سے کہ سیونگ بنکوں میں روپیہ جمع کرانے والے ہوں یا نہ ہوں اُس نزدیک ترین ڈاک خانہ کی معرفت قرضہ دینے کا خاص موقع دیا جاتا ہے جو سیونگ بنک کا کام کرتا ہو ۔

قرضہ کس طرح دیا جائے گا

۳۔ ڈاک خانہ کی معرفت درخواستیں ۳۰۔ اکتوبر تک کسی وقت کیجا سکتی ہیں ۔

۴۔ درخواستیں ایسی رقوم کی بابت ہونی چاہئیں جن میں پورے سینکڑے ہوں اور ۱۰۰ روپیہ سے کم کے لئے نہیں ہونی چاہئیں اور کسی ایک درخواست کنندہ کی صورت میں ۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ کے لئے نہیں ہونی چاہئیں ۔

نوٹ۔ کوئی درخواست کنندہ ۵۰۰۰ روپیہ تک جدید قرضہ دینے کے لئے درخواست کرسکتا ہے باوجود اس امر کے کہ اُس کے پاس قبل ازیں ½۳ کے پرومیسری نوٹ ہوں جنکو وہ پیشتر ازیں ڈاک خانہ کی معرفت خرید چکا ہو ۔

۵۔ جو شخص درخواست کرنا چاہتا ہو۔ اُسکو لازم ہے کہ وہ نمونہ (فارم) ذیل کو پُر کرے جو ہر ایسے ڈاک خانہ سے بھی مل سکتی ہے جو سیونگ بنک کا کام کرتا ہو۔ نیز اُس کو لازم ہے کہ وہ ساتھ ہی اسکے وہ پوری رقم ادا کرے جسکے قرضہ دینے کے لئے وہ درخواست کرے۔ اس غرض کے لئے وہ اُس روپیہ سے استفادہ کر سکتا ہے جو اُس کے حساب میں سیونگ بنک میں جمع ہو۔ بشرطیکہ وہ سیونگ بنک میں روپیہ جمع کراتا ہو یا وہ براہ راست نقد ادا کرسکتا ہے۔ درخواست کنندہ مجاز ہوگا کہ ڈاک خانہ میں بذات خود جائے یا اپنی جگہ کسی اور شخص کو بھیجدے۔ جملہ رقوم کی جو (درخواست کنندہ کی طرف سے) ادا کی گئی ہوں۔ رسید دیجائے گی ۔

۶۔ ۱۰۰ روپیہ کی ہر رقم کے بدلے جو درخواست کنندہ ادا کرے گا اس کو اُسی رقم کے سرکاری پرومیسری نوٹ دیئے جائیں گے ۔

پرامیسری نوٹوں کا تحویل میں رکھنا

۷۔ نوٹوں کو درخواست کنندہ اپنی تحویل میں رکھ سکتا ہے یا اگر وہ پسند کرے تو وہ اس کی طرف سے حکام ڈاک خانہ کی تحویل میں رکھے جاسکتے ہیں۔ درخواست کنندہ کو اس امر کی تصریح کردینی چاہیئے کہ وہ درخواست کے نمونہ کو کس طریق میں پُر کرنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگر وہ نوٹوں کو اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتا ہو تو ڈاک خانہ اُس کو اُس وقت سے مطلع کردے گا کہ جب وہ نوٹ اُس کو مل سکینگے اور درخواست کنندہ کے اصالتاً حاضر ہونے پر نوٹ مذکور اُس کے حوالے کر دیئے جائینگے۔ اگر وہ نوٹوں کو ڈاک خانہ کی تحویل میں رکھنا چاہے تو اُس کے دوبارہ اصالتاً حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن ڈاک خانہ کی طرف سے اُس کو مناسب وقت کے اندر اس امر کی اطلاع دیجائے گی کہ نوٹ مذکور ڈاک خانہ میں موصول ہوگئے ہیں اور اس کی طرف سے تحویل میں رکھ لیئے گئے ہیں۔ اگر وہ بعد ازاں کسی وقت نوٹوں کو اپنے پاس رکھنے کی خواہش ظاہر کرے تو نوٹ اُس وقت اُس کے حوالہ کردیئے جائینگے ۔

سود کی ادائیگی

۸۔ سود بشرح ۴ فیصدی سالانہ ششماہی اقساط میں۔ یعنی ۲ فیصدی ۳۱ مئی کو اور ۲ فیصدی ۳۰۔ نومبر کو ہر سال ادا کیا جائے گا۔ قرضہ دینے کی تاریخ سے ۳۰۔ نومبر آیندہ تک کسی متفرق عرصہ کا سود پرامیسری نوٹوں کے حوالہ کردینے کے وقت اگر وہ درخواست کنندہ کے اپنے قبضہ میں ہوں نقد ادا کردیا جائے گا یا اگر وہ نوٹوں کو حکام ڈاک خانہ کی تحویل میں رہنے دے تو اُس روپیہ میں جمع کرادیا جائے گا جو سیونگ بنک میں اُس کے حساب میں جس کا ذکر پیراگراف (فقرہ) ذیل میں درج ہے جمع ہو ۔

۹۔ اگر درخواست کنندہ اپنے پرامیسری نوٹوں کو حکام ڈاک خانہ کی تحویل میں چھوڑنے کا فیصلہ کرے تو آخرالذکر (حکام ڈاک خانہ) اُس کے روپیہ کا سود ششماہی وار باقاعدہ وصول کرکے سیونگ بنک میں اُس کے حساب میں جمع کرادے گا جو اس غرض کے لئے اُس کے نام پر کھولا جائے گا۔ نیز ڈاک خانہ اُس کو وقتاً فوقتاً جب کبھی سود اس طرح وصول کیا جائے گا۔ وصولی کی اطلاع دیتا رہے گا۔ اس کام کا حق المحنت کچھ نہیں لیا جائے گا۔ اور سود کی ششماہی اقساط ادا کرتے وقت کوئی انکم ٹیکس منہا نہیں کیا جائے گا +

اگر درخواست کنندہ پرامیسری نوٹوں کو اپنے قبضہ میں رکھے تو انکم ٹیکس اُس کے سود کے روپیہ میں سے حسب معمول اُس وقت منہا کر لیا جائے گا جب سود کی ششماہی اقساط ادا کی جائیں +

پرامیسری نوٹوں کا فروخت کرنا

۱۰۔ اگر کوئی ایسا شخص جو سیونگ بنک میں روپیہ جمع کراتا ہو اور جس کے پاس اس جدید قرضہ کے متعلق ایسے پرامیسری نوٹ ہوں جو ضابطہ متذکرہ نوٹس ہذا کے مطابق ڈاک خانہ کی معرفت خریدے گئے ہوں کسی وقت اُن کو کلاً یا جزواً دوبارہ فروخت کرنا چاہے تو ڈاک خانہ کی طرف سے اُس کے لئے ایسی فروخت کا انتظام کردیا جائے گا اور اُس کے واسطے کسی قسم کی دلالی یا کوئی اور فیس نہیں لی جائیگی۔ اس معاملہ کے متعلق پورے پورے مراتب ہر وقت ڈاک خانہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں +

درخواست کا نمونہ

منکہ ــــــــــــــــ

بذریعہ درخواست ہذا قرضہ میعادی بشرح ۴ فیصدی مشتہرہ ہمراہ اشتہار مطبوعہ گزٹ ہند۔ غیر معمولی مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۱۵ء کے ــــــــــــ روپیہ کے لئے درخواست کرتا ہوں +

میں اس درخواست کے ہمراہ مبلغ ــــــــ روپیہ جمع کراتا ہوں جو قرضہ کی اُس رقم کے برابر ہے جسکو پوری قیمت پر قرضہ دینے کے لئے میں نے درخواست کی ہے +

میں درخواست کرتا ہوں کہ مبلغ ــــــــ روپیہ جو قرضہ کی اس رقم کے مساوی ہے جسکو پوری قیمت پر دینے کے لئے میں نے درخواست کی ہے اس غرض کے لئے اُس باقیماندہ روپیہ میں سے لے لیا جائے جو پوسٹ آفس سیونگ بنک کے حساب میں میرے نام پر جمع ہے +

قرضہ اُس رقم کو ادا کرنے کے لئے جس کے پوری قیمت پر دینے کے لئے میں نے درخواست کی ہے میں بذریعہ درخواست ہذا مبلغ ــــــــ روپیہ جمع کراتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ باقیماندہ رقم۔ یعنی مبلغ ــــــــ روپیہ اس رقم میں سے لے لیا جائے جو پوسٹ آفس سیونگ بنک کے حساب میں میرے نام جمع ہے +

(غیر ضروری فقرات قلمزن کرو۔)

میں درخواست کرتا ہوں کہ قرضہ کی وہ رقم جس کا دیا جانا میرے لئے تجویز کیا گیا ہے میری طرف سے صاحب اکونٹنٹ جنرل ڈاک خانہ و تار برقی کی تحویل میں رہے اور اُس کا سود معینہ اوقات پر پوسٹ آفس سیونگ بنک کے حساب میں میرے نام پر جمع کرادیا جائے +

میں درخواست کرتا ہوں کہ قرضہ کی وہ رقم جس کا دینا میرے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل مالیتوں کے پرامیسری نوٹوں کی صورت میں میرے حوالہ کردی جائے +

(غیر ضروری فقرات قلمزن کرو)

نام ــــــــــــ

پتہ ــــــــــــ

تاریخ ــــــــ ۱۹۱۵ء

(نمونہ (فارم) اگر ضرورت ہو تو کاٹ کر استعمال کیا جاسکتی ہے +)